

تین گھنٹوں کا اندھیرا

نمبر 3471

ایک خطبہ

جو بروز جمعرات، 12 اگست، 1915 کو شائع ہوا

پیش کیا گیا از سی۔ ایچ۔ اسپرژن

مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوٹنگٹن

تاریخ: جمعرات کی شام، 27 ستمبر، 1866

"اور چھٹے گھنٹے سے لے کر نویں گھنٹے تک تمام زمین پر اندھیرا چھا گیا۔"  
متی 45:27

یہ اندھیرا اُن طبعی اسباب سے پیدا نہ ہوا جن سے عام طور پر اندھیرا واقع ہوتا ہے۔

یہ دن کے بیچ، ٹھیک دوپہر کے وقت، نازل ہوا۔

یہ سورج گرہن کی صورت نہ تھی، کیونکہ یہ فسخ کے ایام تھے، اور ہم جانتے ہیں کہ اُس وقت چاند پورا ہوتا ہے، اور اُس حالت میں سورج کو گرہن لگنا ممکن نہیں۔

پس یہ اندھیرا اُس سبب سے ہرگز نہ تھا۔

اور جیسے لوقا نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے، اُس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سورج کسی اور اجرام فلکی سے چھپایا نہ گیا، کیونکہ اگر تم اُس کے بیان پر نظر کرو، تو وہ یوں بیان کرتا ہے کہ پہلے اندھیرا چھا گیا، اور بعد ازاں سورج تاریک ہوا۔

یہ ممکن ہے کہ کوئی گہرا کہر زمین پر چھا گیا ہو، یا کوئی ماورائی عمل فضاء پر واقع ہوا ہو، ایسا کہ اگرچہ سورج چمک رہا ہو، اُس کی روشنی آنکھ تک نہ پہنچے۔

مگر ہم یقین کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتے۔

صرف اتنا جانتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح، دوپہر سے لے کر سہ پہر تین بجے تک، تمام زمین پر اندھیرا طاری رہا۔

ہم گمان کرتے ہیں کہ یہ اندھیرا ناگہاں نازل ہوا، اور اگر ایسا ہوا، تو یقیناً یہ نہایت ہیبت ناک منظر ہوگا۔ جب اُن کی بے حیائی اور ٹھٹھا بازی عروج پر تھی، جب وہ مصلوب مسیح کے ننگے بدن پر نظریں گاڑ کر قہقہے لگا رہے تھے، زبانیں نکال رہے تھے، سر ہلا ہلا کر تمسخر کر رہے تھے — تبھی ناگہاں تاریکی چھا گئی۔

ہم یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ جیسے یہ اندھیرا یکالخت آیا، ویسے ہی دفع بھی ہو گیا۔

جیسے ہی نجات دہندہ نے اپنی آخری فتح مندانہ صدا بلند کی — "تمام ہوا" — ویسے ہی سورج پھر سے چمکا، اور زمین پھر سے روشنی میں مسکرا اُٹھی۔

کیونکہ مسیح کی عظیم آزمائش، اور انسان کی نجات کی بڑی جنگ، اختتام کو پہنچی۔

ایسا منظر یقیناً ناقابل فراموش ہوگا۔

یہ ناگہانی تاریکی، اور اُس کا یکایک دور ہو جانا — یہ سب دیکھنے والوں کے دل و دماغ پر نقش ہو گیا ہوگا، اور اُن کے اقوال میں جاری ہو گیا ہوگا۔

اب، جہاں تک ہمارا تعلق ہے، ہمارا دھیان اس واقعہ کے طبعی اسباب یا اُس کے ظاہری منظر سے کم، اور اُس کے روحانی مفہوم کی طرف زیادہ ہونا چاہیے۔

کیونکہ اس اندھیرے میں بھی ایک نور ہے — اگرچہ جسمانی آنکھ نہ دیکھ سکے، مگر روحانی آنکھ کے لیے، اگر ہم پر فضل ہو تو، اس میں بصیرت ہے۔

،اندھیرے سے بھی کچھ سیکھا جا سکتا ہے

،روشنی سے بھی کچھ پایا جا سکتا ہے

اور اندھیرے و روشنی دونوں سے ملا کر بھی ایک گہرا سبق حاصل ہوتا ہے۔

:سب سے پہلے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ

- اس عجیب اندھیرے میں ایک پیغام ہے  
جو اُس وقت چھایا جب ہمارے نجات دہندہ کی اذیت کی شدت اپنی انتہا پر تھی۔

:سب سے پہلے، ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ  
خَلْق کی اپنے خالق کے ساتھ ہمدردی۔

خَلْق اور انسان کے درمیان ایک غیر معمولی ہم آہنگی ہے۔  
جب انسان راستکار تھا، تب زمین بار آور تھی؛  
— لیکن جب وہ گرا، تو زمین بھی اُس کے ساتھ لعنتی ٹھہری  
"زمین تیرے سبب سے ملعون ہو گئی۔"

— تب کانٹے اور جھاڑیاں اگ آئیں  
خُدا کی ناراضی کا نشان، جو اُس نے انسان پر آشکار کیا۔

ہم یقین رکھتے ہیں، اے بھائیو، کہ "مخلوق بطلان کے تابع کی گئی، نہ اپنی مرضی سے،" اور یہ کہ وقت مقررہ پر، جب گناہ کو  
دھو دیا جائے گا، تب یہ زمین بھی لعنت سے مخلصی پائے گی۔  
ہم اُس مبارک اور پُر امن زمانہ کی راہ دیکھ رہے ہیں، جب خود خُداوند آسمان سے للکار کے ساتھ، مقرب فرشتہ کے نرسنگے  
اور خُدا کی آواز کے ساتھ اُتر آئے گا، اور یہ تاریکی میں لپٹی ہوئی زمین اپنی شبپوش پوشاک کو اُتار کر اُن ستاروں کی مانند  
چمکے گی، جو گرے نہیں، اور اپنے خالق کی حمد اور تمجید کرے گی۔

پس اگر زمین اور انسان کے درمیان ایسی ہمدردی ہے — جیسا کہ ہم پُر یقین ہیں — تو زمین اور خُدا کے درمیان اور بھی بڑھ  
کر ہمدردی ہے، اور اُس انسان کے ساتھ سب سے بڑھ کر، جو خُدا بھی ہے اور انسان بھی۔  
یاد رکھو، جب وہ پیدا ہوا، تو آدھی رات دوپہر میں بدل گئی؛  
اور جب وہ مَرَا، تو دوپہر آدھی رات بن گئی۔  
جب وہ پیدا ہوا، آسمان جلال سے روشن ہو گیا، اور فرشتگان کی جماعتوں سے بیت لحم کا نغمہ سنائی دیا، اور انسانوں نے  
خوشی منائی، کیونکہ اُن کے لیے ایک لڑکا تولد ہوا، انہیں ایک بیٹا بخشا گیا۔

،لیکن جب اُس نے جان دی،  
تو آسمان نے اپنے روشن ترین چراغ کو بجھا دیا۔  
"اے سورج، اے عظیم جہاں کی آنکھ اور جان"  
— تو نے  
"اُسے اپنے آپ سے عظیم تر مانا"  
،اور دوپہر میں، آدھی رات کا عالم جان کر  
،اپنا چہرہ شرم سے پردے میں چھپا لیا  
،اور ماتم کیا اُس کے لیے  
جسے آدمی حقیر جانتے اور ٹھٹھا کرتے تھے؛  
کیونکہ تُو ہی تھا جو بادشاہوں کے بادشاہ کے وصال پر سب سے بڑا سوگوار تھا۔  
پس زمین نے تاریکی کے وسیلہ اپنے خُداوند یسوع مسیح کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی۔  
،یاد رکھو، اُس نے اپنے پتھریلے پہلوؤں میں لرزہ محسوس کیا  
،کیونکہ زلزلہ آیا  
اور ہیکل کا پردہ بیچوں بیچ پھٹ گیا۔  
،اور موت نے بھی شکست تسلیم کی  
کیونکہ بہت سے مُقَدّسین جو سو گئے تھے، جی اُٹھے۔

— عجیب ہم آہنگی تھی اُس عالم اور اُس کے خالق و فدیہ دہندہ کے درمیان  
اور یہ ہم آہنگی اُس کی موت کے وقت تاریکی کے ذریعے ظاہر ہوئی۔

،لیکن دوم  
،یہ اندھیرا محض ہمدردی نہ تھی  
بلکہ انسان کی توہین آمیز ظلمت پر ایک زبردست ملامت اور روک تھام۔

کیسا سخت ملامت نامہ — اگرچہ بے آواز۔  
کیسی سخت تنبیہ — اگرچہ بے کلام۔  
!جو اُس بھیڑ پر واقع ہوئی

،رومی اپنی نخوت میں  
،یہودی اپنی تنگ نظری میں  
— اور غیر قومیں اپنی خدا دشمنی میں  
،سب موجود تھے  
اور سب نے اپنی پوری قوت سے مسیح پر ہنسی اور حقارت اُچھالی۔  
،اور عین اُس وقت  
،وہ ایسے تھے جیسے سدوم میں روشنی کی تلاش میں تھے  
— اور جیسے سب پر اندھا پن نازل ہوا ہو  
وہ راہ نہ پا سکے۔

پر سو اندھیرا تھا اُس کے گرد۔  
اب وہ اُس کا مذاق اُڑانے کے قابل نہ رہے۔  
،اب وہ یہ کہنے کی جرأت نہ رکھتے  
"صلیب سے اتر آئے"

،میں گمان کرتا ہوں کہ اُن تین گھڑیوں میں ایک بھیانک خاموشی چھائی رہی ہوگی  
،یا اگر کسی نے لب ہلائے  
:تو بس آہستہ سے سرگوشی کی  
یہ کیا ہو رہا ہے؟  
کیا یہ عدالت ہے؟  
کیا وہی ہے جو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟  
— اور یہ اندھیرا — یہ چھونے لائق تاریکی  
،کیا ہمارے لیے رحمت کے نور کا چھن جانا ہے  
"تاکہ ہم ابدی تاریکی میں ہلاک ہوں؟"

،میں سنتا ہوں جیسے وہ آپس میں بُڑبڑا رہے ہوں  
،جب بعض اپنے گھروں کو لوٹتے  
،ٹھوکر کھاتے، گرتے پڑتے  
،اور بعض ایک دوسرے کے ساتھ رہ کر دل بڑھاتے  
،مگر سب حیرانی اور دہشت میں ڈوبے  
،اندھیرے میں ساکت بیٹھے  
— سوچتے رہے کہ اس کا مفہوم کیا ہے  
،تب زمین لرزی  
،اور ہیکل کا پردہ پھٹا  
،اور حتیٰ کہ غیر قوموں کا صوبہ دار بھی  
،یہ سب عجائبات دیکھ کر  
:حیران ہو کر بولا  
یقیناً یہ خدا کا بیٹا تھا"

،پس یہ اندھیرا انسان کی بدکاری پر سخت ترین ملامت تھی  
جو صلیب کے گرد اپنے انتہا کو پہنچی۔

،کیا یہ، تیسرے طور پر  
ہمارے نجات دہندہ کے لیے ایک خلوت گاہ نہ تھی؟  
،نہ کہ وہ اُس میں پناہ لے  
— بلکہ وہ اپنے اُس عظیم کام کو انجام دے

ہمارے گناہوں کا پورا بوجھ اٹھائے  
اور خدا کے قہر شدید کو سہ لے۔

میں بے ادبی نہ کروں،  
مگر یوں کہنے کو جی چاہتا ہے  
کہ انسانی آنکھیں اُس منظر پر نہ ٹھہر سکتیں  
جب وہ قہر کے طوفان کے بیچ تھا  
— جو اُس پر نازل ہوا  
اور خدا نے  
انسان پر رحم کرتے ہوئے  
آسمان کی دروازہ بند کر دی  
تاکہ کوئی اُس محبوب کو اُس شدید اذیت میں نہ دیکھے۔

جب وہ حوض شراب پامال کر رہا تھا  
تو یہ مناسب نہ تھا کہ کوئی اُس پر نظریں جمائے۔  
— اُسے تنہا ہی حوض غضب روندنا تھا  
— اُس لفظ کی کامل معنویت کے ساتھ  
ایسا کہ ایک بھی نگاہ اُس پر نہ ٹھہرے۔  
یہ گہری تاریکی ہی میں تھا کہ  
اُسے غضب کے اُن انگوروں کو روندنا تھا  
اور اپنے لباس کو اپنے ہی خون سے رنگین کرنا تھا۔

اے بھائیو،  
— تم ہرگز اندازہ نہیں لگا سکتے  
— نہیں، ممکن ہی نہیں  
کہ نجات دہندہ کے دُکھوں کی گہرائی کیا تھی۔  
یونانی دعائیہ کتاب جب مسیح کے دُکھوں کو  
تیری نامعلوم اذیتیں "کہہ کر پکارتا ہے"  
تو وہ حقیقت کا عین مرکز پا لیتا ہے۔  
— وہ اذیتیں نامعلوم تھیں  
ہم پر مخفی،  
اور شاید اُن ہلاک شدہ جانوں پر بھی جو جہنم میں ہیں  
کیونکہ وہ اتنی شدید اور بے حد تھیں۔  
وہ تاریکی میں قید کیا گیا  
تاکہ اکیلا ہی  
اُس تمام غضب کو اٹھائے۔

اور کیا وہ تاریکی  
ہمارے لیے اُس کے حال کا ایک نشان نہ تھی؟  
گویا خدا ہم سے فرماتا  
تم جاننا چاہتے ہو کہ مسیح نے کیا سہا؟"  
— تم نہیں جان سکتے  
"مگر یہ سیاہ تاریکی اُس کا نشان ہے۔  
وہ تاریکی ہم سے یوں گویا ہوتی ہے  
!اے فانی"

— تو مجھے نہیں سمجھ سکتا  
تیری ناتواں آنکھیں  
— کسی اور جہت کے لیے بنی ہیں  
یعنی روشنی کے لیے؛  
تو مجھ میں گم ہو جاتا ہے  
"تو تاریکی میں راہ نہیں پا سکتا۔

ایسے میں  
مصلوب مسیح ہم سے فرماتا دکھائی دیتا ہے  
!اے میری قوم"

تم کچھ حد تک میری پیروی کر سکتے ہو۔  
— میری کئی راہوں پر تم چل سکتے ہو  
— لیکن یہاں  
جہاں میں تمہارے گناہوں کے لیے کفارہ بن کر  
— تمہاری جگہ ایثار دیا جا رہا ہوں  
یہاں تم میرے پیچھے نہیں آ سکتے۔  
— یہ تمہاری راہ نہیں  
تم یہاں گم ہو جاؤ گے۔  
تم اسے سمجھ نہیں سکتے۔  
— یہ صرف میں ہوں  
— میں اکیلا  
جس نے خُدا کے قہر کو سہا  
— اور اُس کی معنویت کو جانا  
"جو اِس راہ پر چل سکتا ہوں۔

!اے مسیحی  
جب تیری جان  
مسیح کے ساتھ رفاقت میں دُکھ سے دبی ہو  
اور جب تُو وہ سوال سُنتا ہے  
جو یعقوب اور یوحنا سے کیا گیا  
کیا تم یہ پیالہ پی سکتے ہو؟"  
کیا اُس بپتسمہ سے بپتسمہ لے سکتے ہو  
"جس سے میں لیا گیا؟"  
اور اگر تُو جواب دیتا ہے  
— "ہاں، ہم پی سکتے ہیں"  
تو جان لے  
ایک حد ہے جہاں تُو پی نہیں سکتا؛  
ایک گہرائی ہے  
ایک جہنم جیسا تلچھٹ  
جو تیرے لیے نہیں۔

!شکر کر خُدا کا کہ تُو اُسے نہیں جان سکتا  
مبارک کہہ اپنے اقا کو  
کہ اُن ہولناک راہوں پر  
جہاں دوزخ کی سیاہی گہری ترین تاریکی میں بدل جاتی ہے  
تُو کبھی نہ چلے گا۔

اے میرے خُدا، اے میرے خُدا"  
"تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟"  
یہ فریاد تیرے لیے نہ تھی  
بلکہ نجات دہندہ کے لیے تھی۔

خُدا کی حضوری سے خارج ہونا  
— اور گناہ کا بوجھ اٹھانا  
یہ تیرے لیے نہ تھا  
بلکہ مسیح کے لیے تھا۔  
اُس نے تیرے لیے یہ سب کچھ سہہ لیا  
پس وہ تاریکی تیرے لیے ایک موزوں علامت بن گئی

کیونکہ تُو نہ اُسے سمجھ سکتا ہے  
اور نہ اُس کی گہرائی ناپ سکتا ہے۔

— پھر، کیا وہ تاریکی  
— جب وہ مسیح کے دُکھوں کی علامت بنی  
ہماری حالت کو بھی ظاہر نہیں کرتی؟

،نجات کا منصوبہ تو یہی ہے  
،کہ مسیح گناہگار کی جگہ لے  
اور وہ سب کچھ سہے  
جو گناہگار کو سہنا چاہیے تھا۔

انجیل کا مغز اور لب لباب  
— اُس ایک لفظ میں پنہاں ہے  
نائب کاری۔"

،وہ جو گناہ سے ناواقف تھا  
،ہمارے لیے گناہ بنایا گیا  
تاکہ ہم اُس میں  
خُدا کی راست بازی بن جائیں۔  
،ہم نے مسیح کی جگہ پائی  
کیونکہ اُس نے ہماری جگہ لی۔

،وہ ہلاک شدہ گناہگاروں کے مقام، مرتبہ  
اور انجام میں کھڑا ہوا۔  
اور ہلاک شدہ گناہگار کا مقام؟  
!تاریکی  
— ابدی تاریکی اُس کا مقام ہوگا  
— اور تاریکی اُس کی موجودہ حالت ہے  
،جیسا کہ رسول نے فرمایا  
"ہم کبھی تاریکی تھے۔"

،پس نجات دہندہ تاریکی میں بنا دیا گیا  
،اور جیسا کہ انسان کو ابدی تاریکی  
،اذیت، ناامیدی  
— اور غم میں ہمیشہ رہنا تھا  
ویسا ہی نجات دہندہ  
تین گھڑیاں  
سورج کی روشنی سے محروم رہا۔  
،اُسے ہر تسلی سے انکار ہوا  
— ہر رحم سے محرومی ملی  
،نہ باپ کی جھلک  
،نہ سورج کی کرن  
کہ وہ اُس وقت  
اپنی قوم کی جگہ کھڑا تھا۔

!اے مسیحی  
کیا یہ تجھے گناہ سے نفرت نہ دلانے؟  
یہ جان کر  
— کہ گناہ ہی نے تجھے اندھیرے میں ڈالا  
،اور تجھے وہیں رکھتا

!اور ہمیشہ کے لیے تاریکی میں چھوڑ دیتا  
 کیا تجھے اُس وقت گناہ سے نفرت نہ ہو  
 جب تُو یاد کرتا ہے  
 ،کہ وہ تیرے خُداوند کو تاریکی میں لے گیا  
 ،اور اُسے زخمی و خوں چکا لٹکایا  
 — بے نور، بے آسرا  
 ،کوئی روشنی نہ تھی کہ اُسے تسلی دے  
 نہ کوئی جھلک کہ اُسے ڈھارس بندھائے؟

،اگر، اے مسیحی  
 تُو گناہ سے نفرت نہیں کرتا  
 ،جب تُو اس تاریکی پر غور کرتا ہے  
 !تو شاید تُو ابھی بھی تاریکی ہی میں ہے

— پس، ہم اس تاریکی سے چند سبق اخذ کرتے ہیں  
 اگرچہ ہمیں یقین ہے  
 کہ اس میں اور بھی بہت کچھ پوشیدہ ہے۔

اب ہم آتے ہیں

## II

نور سے چند سبق اخذ کریں :

،یہ کہنا بجا ہے کہ تاریکی اُسی وقت تک قائم رہی جب تک نجات دہندہ نے جان نہ دی  
 اور نور اُسی لمحہ واپس آیا جب اُس نے جان سپرد کی۔  
 نور اُس پر اس گھڑی چمکا  
 :جب اُس نے پکارا  
 "ایلوئی، ایلوئی، لما سبقتی؟"  
 ،اور جب اُس نے سرکہ چکھا  
 اور بلند آواز سے جان دے دی۔  
 پس یہ کہنا برحق ہے  
 کہ تاریکی نجات دہندہ کی موت تک باقی رہی۔  
 مگر ایک مرتبہ نجات دہندہ  
 جہان کو منور کر دیتا ہے۔  
 اُس کا آخری نالہ سورج کو واپسی کا حکم دیتا ہے۔  
 — اُس کا فتح مند نعرہ  
 — "اتمام ہوا"  
 ایک مشعل کی مانند  
 ،دن کے چراغ کو پھر سے روشن کرتا ہے  
 ،اور زمین شادمان ہوتی ہے  
 کہ نجات کا کام پورا ہوا۔

اب ہم کیا سیکھتے ہیں  
 اُس حقیقت سے کہ نور  
 مسیح کی موت کے ساتھ ہی لوٹ آیا؟  
 اول، ہم یہ جانتے ہیں  
 — کہ تاریکی اُس پر سے ہمیشہ کے لیے دور ہو گئی  
 کہ اب خدا کا غضب  
 ،اُسے نہ باندھتا ہے  
 نہ دھمکتا ہے۔

،اکثر جب ہم اپنی راستبازی کی بات کرتے ہیں  
 تو اپنے آپ کو ایک قرض دار عورت کی مانند دیکھتے ہیں۔  
 ،یہ عورت، اگرچہ قرض میں ڈوبی ہوئی اور بے بسی میں ہے  
 پھر بھی محبوبہ بن کر بیابی جاتی ہے۔  
 جوں ہی نکاح کا بندھن باندھا جاتا ہے  
 ،اور انگوٹھی اُس کی انگلی میں پہنی جاتی ہے  
 وہ قرض سے آزاد ہو جاتی ہے۔  
 — کوئی عدالت کا اہلکار اُسے گرفتار نہیں کر سکتا  
 ،اُس کے جتنے بھی قرض تھے  
 ،اب وہ اُس کے نہیں  
 بلکہ اُس کے شوہر کے ہو گئے۔  
 — اُس کے لیے یہ کچھ تسلی کا باعث ہو سکتا ہے  
 ،لیکن اگر اُس کا دل محبت سے لبریز ہو  
 ،تو وہ اب بھی قید کا سا احساس رکھتی ہے  
 کیونکہ جس سے وہ محبت کرتی ہے  
 وہ قید میں ہے۔

،وہ کہتی ہے  
 ،میرا شوہر قرض میں ہے"  
 اور میں یہ بوجھ ایسے ہی محسوس کرتی ہوں  
 "جیسے خود پر ہو۔  
 ،مگر جوں ہی وہ شوہر قرض ادا کرتا ہے  
 — وہ خوشی اور اعتماد کی دوہری بنیاد رکھتی ہے  
 :وہ دو بار آزاد ہے  
 اول، اُس کا قرض شوہر پر لادا گیا۔  
 دوم، اُس نے وہ قرض چکا دیا۔

،اے مسیحی  
 :یہی تجھے سمجھنا ہے  
 ،تو پاک ہے  
 کیونکہ تیرا گناہ مسیح پر لادا گیا۔  
 یہ ایک قانون ہے  
 — کہ کوئی چیز ایک وقت میں دو جگہ نہیں ہو سکتی  
 ،اگر تیرا گناہ مسیح پر ہے  
 تو وہ تجھ پر نہیں ہو سکتا۔  
 :جیسا کہ خُدا کا کلام فرماتا ہے  
 "خُداوند نے ہم سب کی بدکرداری اُس پر ڈال دی۔"  
 پس یہ ممکن نہیں  
 — کہ گناہ مسیح پر بھی ہو اور تجھ پر بھی  
 لہذا تو پاک ہے۔

مگر اگر گناہ اب بھی اُس پر ہو؟  
 تو اب بھی رنج اور غم کا مقام ہوتا۔  
 — لیکن ایسا نہیں  
 ،مسیح نے وہ قرض چکا دیا  
 اور اُس کی نشانی یہ ہے  
 ،کہ وہ سیاہ تاریکی جو اُس کی اذیت کی تین گھڑیوں میں چھائی رہی  
 اچانک دن کے نور میں بدل گئی۔



— اب وہ خُدا کے حضور رَدّ شدہ نہیں  
،بلکہ وہ خود راست باز ٹھہرا  
اور ہماری راست بازی کے لیے زندہ ہوا۔

یہ آسمان کا اعلان تھا  
،کہ مسیح نے جو قرض لیا  
وہ ادا ہو چکا ہے۔  
— ضامن نے اذیت سہی  
،اور اب جن کے لیے وہ ضامن ہوا  
وہ آزاد ہو سکتے ہیں۔

،اس لوٹتے ہوئے نُور میں  
میری خوش دید آنکھیں یہ دیکھتی ہیں  
،کہ مسیح خود بھی آزاد ہے  
جیسے وہ جن کے لیے وہ کھڑا ہوا۔

پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں  
کہ لعنت دنیا پر سے بھی دور ہو گئی۔  
،تاریکی مسیح پر تھی  
اور تاریکی تمام زمین پر بھی چھائی ہوئی تھی۔  
،جیسا کہ پہلے عرض کیا  
قدرت اور اُس کے خالق کے درمیان ایک ہم آہنگی ہے۔  
جب لعنت اُس پر آئی  
— "جس کے بغیر کچھ بھی پیدا نہ ہوا"  
تو قدرت بھی لعنت کے نیچے آ گئی۔

مگر اب مسیح نے اُسے دور کر دیا۔  
نہ معلوم تُو نے کبھی  
،اُس شیریں خیال میں دل لگایا یا نہیں  
:مگر کبھی کبھار اُس میں محو ہو جانا باعث تسلی ہوتا ہے  
"خود خلقت بھی فساد کی غلامی سے نجات پائے گی۔"

ایک دن آنے والا ہے  
،جب یہ دنیا نہ کانٹے پیدا کرے گی  
— نہ اُونٹ کٹارے  
— نہ یہ ویران و وحشت زدہ جگہ ہوگی  
:بلکہ سچ مچ یہ نبوت پوری ہوگی  
،بیابان اور سنسان جگہ اُن کے لیے خوش ہوں گے"  
اور صحرا شادمان ہوگا  
"اور گلاب کی مانند کھلے گا۔"

،اور اگرچہ یہ پیش گوئی رُوحانی معنویت رکھتی ہے  
،تو بھی اُس کی ظاہری حقیقت بھی ہو گی  
،کہ "کانٹے کی جگہ بید مشک اُگے گا  
— "اور جھاڑ کی جگہ صنوبر اور ببول پیدا ہوگا  
کیونکہ وہ خُداوند خُدا  
،جس نے اپنے بیٹے کو لعنت سے آزاد کیا  
،وہی زمین کو بھی لعنت سے آزاد کرے گا  
:اور اُس فرمان کو رَدّ کرے گا  
— "زمین تیرے سبب سے لعنتی ٹھہری"  
کیونکہ زمین ایک بار پھر برکت پائے گی۔

کیا یہ مکتوب نہیں کہ مسیح اس لیے ظاہر ہوا کہ ابلیس کے کاموں کو نیست و نابود کرے؟  
اور جیسے شیطان کا ایک کام یہ بھی تھا کہ اُس نے اس دُنیا کو آلودہ اور ناپاک کیا  
ویسے ہی مسیح کا ایک جلیل کام یہ ہے کہ وہ اُسے پاک و ظاہر کرے۔

یہ زمین گناہ کا میدانِ کارزار رہی ہے  
لیکن وہ پاک کی جائے گی  
صاف کی جائے گی  
اور فُدوسیت کا مسکن بنے گی۔

یوحنا فرماتا ہے  
"میں نے نظر کی"  
اور دیکھا ایک نیا آسمان  
اور نئی زمین  
"جس میں راستبازی بسی ہوئی تھی۔"

شاید وہ پاک کرنے والی آگیں آئیں  
جیسا کہ پطرس نے فرمایا  
"عناصر بڑی گرمی سے پگھل جائیں گے"  
— "اور زمین اور اُس کی سب چیزیں جل کر خاکستر ہو جائیں گی  
اور پھر  
ایک نئی ترتیب کے ساتھ  
اُسے انسان کی شرارت کی آخری باقیات سے آزاد کیا جائے گا  
اور نعرۂ شادمانی گونجے گا  
خُدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے"  
"اور وہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا  
بللویاہ  
"کیونکہ خُداوند خُدا قادرِ مُطلق سلطنت کرتا ہے

!اے کاش وہ مبارک دین جلد آئیں  
ہم اُن کی امید رکھتے ہیں  
کیونکہ وہ تاریکی اُس وقت چھٹ گئی  
جب یسوع نے جان دی۔

— تاہم، یہ سب قیاس پر مبنی ہے  
آئیے، ہم کسی پائیدار بات کی طرف رجوع کریں۔

میرے نزدیک وہ تاریکی کا چھٹنا  
جو اُس لمحہ ہوا جب اُقا نے جان دی  
اس امر کی تمثیل ہے  
کہ ناامیدی کا پردہ  
تمام بنی نوع انسان کے چہرہ سے اُٹھا لیا گیا۔

اے بھائیو اور بہنو  
کیا تم نے کبھی محسوس کیا  
کہ ہندوستان کی بُت پرستی کی تصویر کو پڑھنا کیسا بوجھل ہے؟  
میں خود اُس دردناک منظر کو یاد کرتا ہوں  
جب ایک شخص  
جس نے اُن مناظرات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا  
بھارتی مشرکانہ رسومات کی تصویر کشی کر رہا تھا۔

اُن بُتوں کی پلیدی کو سن کر دل و دماغ آلودہ محسوس ہوتا تھا  
اور یوں لگتا تھا  
کہ یہ جاننا بھی ایک خطرناک تجربہ ہے۔

،اور جو ایماندار ایسے ملک میں مقیم رہے  
،اور دیکھا کہ لوگ اپنے بُتوں کے لیے کس طرح مخلص ہیں  
اگرچہ وہ خود اقرار کرتے ہیں  
— کہ اُن کے بُت پلیدی کی تمثالیں ہیں  
:تو وہ کہہ سکتے ہیں  
،یہاں اُمید بے کار ہے"  
"کوئی نُور یہاں نہ پہنچے گا۔

،مگر ایماندار کو ایسا کہنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ مسیح نے  
تمام زمین کے چہرے سے  
تاریکی کو ہٹا دیا ہے۔

،پس اِس بابت  
ہمیں کسی بھی حالت کو نا اُمیدی سے نہ دیکھنا چاہیے۔  
،مسیح کی موت نے پردہ یاس کو چاک کیا  
اور اب کوئی وجہ نہیں  
کہ ہندستان کے کثیر عوام  
اپنے ہاتھ مسیح کی طرف نہ بڑھائیں۔

— چین کی طرف نظر کرو  
ماہ بمہ ایک ملین جانتیں  
،بغیر نجات کے مر جاتی ہیں  
!بغیر اِس کے کہ مسیح کا نام بھی سنا ہو  
— یہ ایک ہولناک خیال ہے  
ایسا کہ اگر اِس میں زیادہ دیر ٹھہرا جائے  
تو دل ٹوٹ جائے۔

تو پھر کیا کیا جائے  
اِس کثیر مجمع کے لیے؟  
— پوری دنیا ابھی بھی شریر کے زیر تسلط ہے  
،چاہے وہ محمدیت ہو  
،بُت پرستی  
،رومن ازم  
— یا خود پرستی کی اُور اقسام  
کیا کیا جائے؟

،اے ایماندار  
،تو جو کچھ کر سکتا ہے کر  
پھر اُسے مسیح پر چھوڑ دے۔  
— اُس نے اپنی موت سے تاریکی کو دور کر دیا  
اور تُو یقین رکھ  
کہ اُس کی موت کی منادی  
دنیا بھر سے نا اُمیدی کی تاریکی کو دور کرے گی۔

پس جب تُو کسی شخص پر نظر ڈالے  
،جو بڑا گناہگار ہو

اور تیرے دل میں خیال آئے  
— کہ "اِس کے لیے کوئی اُمید باقی نہیں  
— "یہ نجات نہیں پا سکتا  
تو اُس خیال کو روک لے۔

خواہ وہ شرابی ہو،  
یا بد زبان،  
یا چور،  
— یا اِن سب کا مجموعہ،  
یا درکھ،  
مسیح نے تمام سرزمین سے نا اُمیدی کی تاریکی کو ہٹا دیا ہے  
اور وہ تاریکی اُس جان سے بھی ہٹا دی گئی ہے۔

تُجھے یہ حق حاصل نہیں  
کہ کہے  
— "یہ جان نجات نہیں پا سکتی"  
بلکہ تیرا فرض ہے  
کہ اُس کے لیے دُعا کرے  
اور محنت کرے  
شاید کہ وہ نور پا لے۔

اگر وہ تاریکی مکمل طور پر نہ ہٹائی گئی ہوتی  
اگر کوئی ایک جگہ باقی رہ جاتی  
تو میں کہہ سکتا  
— "میرے لیے کوئی اُمید نہیں"  
لیکن اگر مرنا ہوا مسیح  
پوری دنیا کو منور کرتا ہے  
!تو پھر، اے دل  
کیوں نا اُمیدی میں پڑا رہے؟

کیوں نہ کہے  
کون جانے، شاید وہ مجھ پر رحم کرے؟"  
کون جانے  
!شاید میرا گناہ بھی معاف ہو جائے  
کیا معلوم  
سیاہ تاریکی مجھ سے بھی ہٹا دی جائے  
"اور میں بھی اُس کے چہرہ کی روشنی میں شادمان ہوں؟

مسیح نے جب تاریکی کو ہٹایا  
تو اُس کے ساتھ  
— نا اُمیدی کو بھی دور کر دیا  
وہ نا اُمیدی  
جو مصری سیاہ رات کی مانند  
پوری دنیا پر چھا گئی تھی۔

تاہم، اور بھی ایک تاریکی تھی جو مسیح کے ایام میں زمین کو ڈھانپے ہوئے تھی، یعنی رُوحانی نادانی کی تاریکی۔  
یہ تاریکی مسیح نے اپنی موت سے دور کی۔  
مسیح کی موت سے پہلے اگر کوئی شخص نجات چاہتا  
تو وہ راہ نہ پا سکتا تھا  
کیونکہ وہ کامل تاریکی میں تھا۔

کسی انسان کی تدبیر سے  
وہ فدیہ کا منصوبہ دریافت نہ کر سکتا تھا۔

— سقراط اور افلاطون جیسے عبقری اذہان  
اگر عورت کے بطن سے جنم لینے والوں میں کوئی ہوتا  
،جو نجات کی راہ معلوم کر سکتا  
— تو وہی ہوتے  
مگر اُن کی دریافتیں انسان کے لیے نہایت بے وقعت تھیں۔

تبھی،  
جب مسیح نے اپنی جانگاہ موت میں سر جھکایا  
تب انسان نے جانا  
کہ فردوس کا ایک دروازہ موجود ہے۔

میرا مطلب یہ نہیں  
کہ مقدسین اس دروازہ سے ناواقف تھے  
بلکہ وہ جانتے تھے  
کہ یہی دروازہ ہے  
کہ مرنے والا نجات دہندہ ہی  
آسمان کی راہ ہے۔

مسیح کا انسانی جسم میں آنا  
اور انسان کی خاطر دُکھ اٹھانا  
ہی اُس عظیم معمرے کا حل تھا  
جو دُنیا کے فہم سے باہر تھا۔

دنیا کا سوال یہ تھا:  
خُدا کیونکر راستباز رہتے ہوئے "  
"ناپاکوں کو راستباز ٹھہرا سکتا ہے؟"

انسان نے اسے سمجھنے کی کوشش کی  
مگر کبھی کامیاب نہ ہوا۔

لیکن جب یسوع مر گیا  
،تاریکی جاتی رہی  
اور انسان نے تب جانا  
کہ خُدا کی طرف راہ کیا ہے۔

اب، اے عزیزو  
ہماری خدمت یہ ہے  
کہ اُن لوگوں کو جو ابھی تک تاریکی میں ہیں  
مسیح کی کہانی سنائیں۔

اگر تم کسی ایسے کو جانتے ہو  
،جو رُوح کی باتوں سے ناواقف ہے  
،تو اُس سے خُدا کے وجود پر بحث نہ کرو  
— نہ ہی انتخاب کے عقیدہ سے ابتداء کرو  
— بلکہ مصلوب نجات دہندہ کی کہانی سے شروع کرو  
یہی تعلیم کی اصل راہ ہے۔

جب مور اوین مشنری پہلی بار گرین لینڈ گئے  
تو اُن میں سے کئی نے  
گرین لینڈ کے لوگوں کو  
خُدا کے بارے میں سکھانے کی کوشش کی۔

وہ یہ سمجھتے تھے  
کہ وہ مسیح کو جاننے کے قابل نہیں  
جب تک پہلے خُدا کی ہستی کا علم نہ پا لیں۔

لیکن ایک دن  
اتفاقاً ایک شخص نے  
وہ آیت پڑھی

خُدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی  
کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا  
تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے  
ہلاک نہ ہو  
"بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔"

اُوہ! "گرین لینڈ والوں نے کہا"  
تم نے ہمیں پہلے یہ بات کیوں نہ بتائی؟  
یہی تو وہ چیز ہے  
"جسے ہم جاننا چاہتے تھے"

واقعی ایسا ہی ہے۔  
یہ کافی نہیں کہ فقط بتایا جائے  
— کہ خُدا موجود ہے  
— کیونکہ فطرت بھی یہ تعلیم دیتی ہے  
بلکہ اصل پیغام یہ ہے  
کہ خُدا، مسیح میں ہو کر  
دنیا کو اپنے ساتھ میل دے رہا ہے  
اور اُن کے گناہوں کا حساب نہ لیتا۔

یہ، ہاں  
— یہی وہ عظیم سبق ہے  
اور اگر تم رُوحانی تاریکی کو دور کرنا چاہتے ہو  
تو اِسی تعلیم کو سکھانا ہو گا۔

تعلیم کی افادیت پر بہت کچھ کہا گیا ہے  
اور کوئی باشعور شخص اِس کے خلاف لب کشائی نہیں کرے گا۔

تعلیم جتنی زیادہ ہو  
— اتنا بہتر ہے  
مگر یہ گمان کرنا  
کہ تعلیم، چاہے اعلیٰ درجے تک پہنچ جائے  
— انسان کو لازماً بہتر بنائے گی  
یہ گمان سخت فریب ہے۔

ایک انسان تعلیم یافتہ ہو سکتا ہے  
مگر اگر اُس کے باطن کی تعلیم نہ ہوئی ہو  
تو وہ تعلیم اُس کے لیے باعثِ ہلاکت بھی بن سکتی ہے۔

وہ ایک عمیق فلسفی ہو سکتا ہے،  
اور ساتھ ہی بے گناہ مردوں اور عورتوں کے قتل کو بھی جائز ٹھہرا سکتا ہے۔

وہ فنون لطیفہ کا عظیم نقاد ہو سکتا ہے  
اور ساتھ ہی ایسے جابر کا حمایتی بھی  
،جو حاملہ عورتوں کو کوڑوں سے مرواتا ہے  
اور بے سہارا بھاگنے والوں کو  
سرد دلی سے گولیوں کا نشانہ بنواتا ہے۔

اعلیٰ ترین تعلیم  
کسی کو سفاکی سے روک نہیں سکتی۔

اگر انسان کا دل درست نہ ہو  
،تو سب کچھ بگاڑ کا باعث بنے گا  
چاہے وہ کچھ بھی سیکھ لے۔

لیکن جب انسان کے دل میں  
،مسیح کی کہانی بس جائے  
اور وہ دیکھے  
،کہ یسوع اُس کی خاطر مرا  
تو رُوحانی نادانی دور ہو جاتی ہے۔

وہ حقیقی نُور کو دیکھتا ہے  
جب وہ مسیح کو  
انسانی گناہ کا فدیہ سمجھ کر دیکھتا ہے۔

اُس کی جان خُدا سے لپٹتی ہے  
،اُسے سمجھتی ہے  
،اُسے تہام لیتی ہے  
— اُس میں شادمان ہوتی ہے  
اور یہی وہ مقام ہے  
جہاں سے تعلیم کو شروع ہونا چاہیے۔

وہ صلیب سے آغاز پائے۔  
،تم انسان کو اور سب کچھ سکھاؤ  
— مگر اگر علمُ العلوم  
— یعنی سب علوم کا سردار  
— نجات کا علم  
،چھوڑ دو  
تو تم نے کچھ خاص نہ کیا۔

تم نے اُس انسان کو  
،ایک بڑی جواب دہی دی ہے  
اور اِس سے بڑی ہلاکت کی راہ۔

— پھر ایک بار سُنو  
،جب نجات دہندہ نے جان دی  
تاریکی کا ہٹ جانا  
— محض رُوحانی نادانی کا خاتمہ نہ تھا  
بلکہ اخلاقی جرم کا بھی مٹ جانا تھا۔

گناہ کی تاریکی  
— تمام دُنیا پر چھائی ہوئی تھی  
ایک گھنی تاریکی  
جو آج بھی نوع انسان پر سایہ فگن ہے۔

— دُنیا میں صرف ایک مقام نُور کا ہے  
جہاں صلیب جگمگاتی ہے۔

دوسرے تمام نظام  
— کوشش کرتے رہے  
مگر تاریکی کو اور بڑھا دیا۔

اسلام،  
کچھ عرصے تک  
— پچھلی حالتوں سے بہتر تھا  
مگر اب کیا ہے؟  
اب اُس کی تعلیمات کیا ہیں؟  
اور اُس کا اثر انسان پر کیسا ہے؟

یہ ہے  
"اشر، محض شر، اور ہمیشہ شر ہی شر"

لیکن وہ تعلیم  
کہ مسیح انسان کی خاطر مصلوب ہوا  
کہ خُدا نے گناہ کی سزا مسیح میں دی  
— اور کہ خُدا گناہگار کو معاف کرنے کے لیے تیار ہے  
یہ تعلیم  
کہ جو کوئی خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے  
— وہ مجرم نہیں ٹھہرایا جاتا  
یہی تعلیم انسان کو پاکیزہ بناتی ہے۔

وہ گناہ سے نفرت کرتے ہیں، اُس نُور میں جو صلیب سے چمکتا ہے۔  
وہ خُدا سے محبت رکھتے ہیں، اُس نور میں جو مصلوب نجات دہندہ کے چہرہ سے ظاہر ہوتا ہے۔  
جب وہ نجات دہندہ کو جانتے ہیں  
،تو وہ راستبازی اور تقدس کی تلاش کرتے ہیں  
،لیکن جب تک وہ اُسے پہچان نہ لیں  
کسی کمال کو نہیں پہنچ سکتے۔

پس مجھے یوں معلوم ہوتا ہے  
کہ ہر ایماندار کا اول درجہ فرض یہ ہونا چاہیے  
— کہ مسیح کی موت کا اعلان کرے  
کیونکہ یہی وہ چراغ ہے  
جو دنیا کی تاریکی میں درکار ہے۔

اے عزیز بھائیو اور بہنو  
جب میں انگلستان میں  
پوپ پرستی اور ہر قسم کی تاریکی کے سبب  
ہونے والے ضرر پر غور کرتا ہوں  
تو میرا دل پکارتا ہے  
"اُئیے، ہم صلیب مسیح کے سوا کچھ نہ سنائیں"



گو ہمیں کوئی سچائی ترک نہیں کرنی  
مگر یہ احساس قوی ہو جاتا ہے  
کہ باقی سب باتوں کو ایک طرف رکھ کر  
ہم یہ اعلان کرتے رہیں

پس جب ہم ایمان کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرائے گئے "  
"...تو خُدا کے ساتھ صلح رکھتی ہے  
:اور اسی کو اپنا نصب العین بنا لیں

،زمین پر ہمارا ایک ہی کام"  
"!! کہ پکاریں: 'دیکھو، خُدا کا بَرّہ

،انگلستان کو جس چیز کی حاجت ہے  
— وہ ہے مسیح کی منادی  
اور اُس پر ایمان۔  
تمام روئے زمین کو  
،جس چیز کی طلب ہے  
وہ مصلوب نجات دہندہ ہے۔

اگر کسی کو سانپ نے کاٹا ہو  
،اور وہ موت کے قریب ہو  
— تو ہارون کا خوشبو دار بخور لانا بے فائدہ ہے  
وہ دھواں کسی کو شفا نہیں دے سکتا۔

اگر موسیٰ بھی پتھروں پر کندہ  
،دس احکام لے کر آئے  
— تو وہ بھی اُس زہر کا علاج نہیں  
وہ احکام گناہ سے زخمی کو نہیں بچا سکتے۔

!آہ  
— برآسانی سانپ کو بلند کیا جائے  
یہی وہ ایک چیز ہے  
،جو بنی اسرائیل کے لشکر کو درکار تھی  
اور یہی وہ چیز ہے  
— جس کی لندن کو آج ضرورت ہے

کہ مسیح مصلوب کو  
گناہگار کی نگاہوں کے سامنے بلند کیا جائے  
:اور پکارا جائے  
دیکھو، دیکھو، میری طرف دیکھو"  
"!! اور نجات پاؤ، اے زمین کے سب کناروں کے لوگو

اگر یہاں کوئی مسیحی خادم موجود ہے  
— جس نے حالیہ ایام میں مسیح کی منادی سے پہلو تہی کی ہو  
،اگر اُس نے صرف عقیدہ سنایا ہو  
،یا صرف تجربہ کی باتیں کی ہوں  
،یا فلاسفہ کی پیچیدگیاں بیان کی ہوں  
— لیکن مسیح کو نہ سنایا ہو  
،تو وہ اپنے گناہ سے توبہ کرے  
اور پھر کبھی اُس خطا کا ارتکاب نہ کرے۔

اور اگر ہم میں سے کسی نے  
پچھلے ہفتہ بھر اپنی گفتگو میں  
سیاست یا ذوقیات یا دنیوی باتیں کی ہوں  
— مگر مسیح کا ذکر نہ کیا ہو  
تو ہم خُدا سے رحم کی دُعائیں کریں۔

،اُنیے  
یسوع کے حضور لوٹ آئیں  
تاکہ اپنے چراغ روشن کریں۔

تم اپنے خیمہ کے الاؤ سے  
،روشنی کی شعاعیں حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہو  
— اور اپنی کمزور کوشش سے تاریکی دور کرنے کی اُمید رکھ سکتے ہو  
لیکن تم کچھ بھی نہ کر سکو گے۔

مگر اگر تم  
،مرتے ہوئے نجات دہندہ کو پیش کرو  
تو وہ دنیا کے دن کی دوپہر کو  
— رات کے اندھیرے سے بدل دے گا  
اور تاریکی کے بیچوں بیچ  
نور کی شعاعیں پھوٹ نکلیں گی۔

خُدا ہمیں توفیق دے  
،کہ ہم مسیح کے لیے زیادہ جئیں  
،اُس کا زیادہ خیال رکھیں  
،اُس کا زیادہ ذکر کریں  
اور اُس کی رُوح کو زیادہ اپنے اندر سموئیں۔

میں اپنے تمام بھائیوں اور بہنوں سے التماس کرتا ہوں  
کہ ہمارے ساتھ دعا میں شریک ہوں  
تاکہ انگلستان میں  
— صلیب کی تعلیم کی منادی کا ایک سچا بیداری آئے  
اور خُدا اپنی خدمت میں قدرت بخشے  
تاکہ بہت سے گناہگاروں کی نجات ہو۔

جیسا کہ میں نے تمہیں پچھلے اتوار بتایا تھا  
کہ ہم میں سے کچھ بھائی  
منگل کو سارا دن دعا کے لیے اکٹھے ہوں گے۔  
ہم نے ایسا دن پہلے کبھی نہ دیکھا۔  
تب سے میں نے سوچا ہے  
— کہ شاید مجھے پھر کبھی ویسا دن دیکھنا نصیب نہ ہو  
جب ایک سو یا اس سے زیادہ بھائی  
روزہ رکھ کر، دن بھر خُدا سے دعا کرتے رہے۔

ہم نے تقریباً صبح دس بجے سے لے کر  
شام چھ بجے تک  
بلا تھکن، بلا ماندگی  
دعا میں وقت گزارا۔

اگر کبھی کوئی جان  
،آسمان کے دروازوں تک پہنچی  
تو میں منگل کے روز ضرور پہنچی۔

— اب میں خود کو ایک شکستہ نے کی مانند محسوس کرتا ہوں  
میرے اندر کی قوت  
کلی طور پر نکل چکی ہے  
،اُس پاک جوش کی وجہ سے  
اُس مقدس جنون کی وجہ سے  
— جو خُدا سے کشتی کرنے میں پیدا ہوا  
جب ہم نے بھائیوں کی معیت میں  
گناہگاروں کی نجات کے لیے  
خُدا سے فریاد کی۔

منگل کے روز کچھ ایسے لمحات آئے  
کہ ہم میں سے کوئی بھی  
— الفاظ میں دعا نہ کر سکا  
،اور ہم، جو بظاہر قوی مرد تھے  
بس رونے اور چیخنے پر مجبور ہو گئے  
— گویا ہمارے دل ٹوٹ جائیں گے  
کیونکہ ہم خُداوند کو جانے نہ دینا چاہتے تھے  
،جب تک وہ اپنی مظلوم کلیسیا پر نگاہ نہ ڈالے  
اور رحم میں واپس آ کر  
اپنے خادموں کی خبرگیری نہ کرے۔

— ہم محسوس کرتے ہیں گویا اب ہمیں دین کی ایک سچی بیداری درکار ہے  
— نہ کہ وہ بیداریاں جو چند برس قبل وقوع پذیر ہوئیں  
جنہیں ہم میں سے بعض کم قیمت گردانتے ہیں۔  
،بیشک، اُس وقت بہت سے لوگ خُدا کے حضور لائے گئے  
لیکن وہ اب کہاں ہیں؟  
وہ بڑے پیمانے پر  
آسمان کی ہواؤں کی مانند ادھر ادھر بکھر گئے۔

— ہمیں پاک رُوح کی حقیقی بیداری درکار ہے  
،ایسی جو نہ جوش سے مملو ہو اور نہ فتنہ سے  
،بلکہ جو لوگوں کے باطن کو جاگرتی عطا کرے  
اور اُنہیں یوں خُدا کی طرف پھیر دے  
جیسے پنتکست کے دن ہوا تھا۔

!اور اے بھائیو  
ہمیں وہ بیداری حاصل ہو گی۔  
،یقیناً وہ ہمیں ملے گی  
کیونکہ ہم نے اُسے ایمان سے مانگا ہے۔  
،ہمیں وہ ملے گی  
کیونکہ وہ ضرور آئے گی  
جب ہر مسیحی یہ عہد کرے  
،کہ مسیح کی صلیب  
،نجات دہندہ کا خون  
اُس کی زندگی کا پیغام  
— اور اُس کے دل کی آرزو ہو گا  
،اور وہ جہاں بھی جائے

اُسی کا ذکر کرے گا،  
تاکہ تاریکی اس سرزمین کے چہرے سے ہٹا دی جائے۔

اور اب،  
— جب ہم ان دونوں کو یکجا کرتے ہیں

### III

تاریکی اور نور خُدا کی کلیسیا کی علامتیں ہیں۔

مسیح نے تاریکی کے گھنٹے سہے  
پھر نور آیا۔  
کلیسیا بھی تاریکی کے اوقات سے گزرتی ہے۔  
وہ اپنے شہیدوں کے وسیلہ سے جدوجہد کرتی رہی  
وہ اپنے اقرار کرنے والوں کی صورت میں مر بھی چکی ہے۔  
پھر اُس کا نور چمکتا ہے۔  
اُس کے "تاریک عہد" ہیں  
اور اُس کی "اصلاح دین" بھی۔  
اُسے تاریکی میں سے گزرنا ہے  
اور نور کے ظہور کی امید رکھنی ہے۔  
شاید وہ نور ایسی صورت میں آئے  
جس کی ہمیں توقع نہ ہو۔  
— شاید خود آقا جلد آنے کو ہے  
نُوروں کا نور  
ایام کا آغاز کرنے والا۔  
خُدا کرے ایسا ہی ہو  
تب تک ہمیں بھی  
اُس کی مانند تاریکی سے لڑنا ہوگا۔

پھر، کیا یہ ہر مسیحی کا تجربہ نہیں؟  
پہلے تاریکی  
— پھر نور  
ہاں، تاریکی کے گھنٹے  
تاریکی کے ہفتے  
— تاریکی کے مہینے  
اور بعض کے لیے تاریکی کے سال بھی۔  
پس،

اپنی ناچیزی کو  
مسیح کو تھامنے کی تیاری جانو۔  
ٹوٹتا ہی بندھن میں آنے کی راہ ہے  
مارا جانا ہی زندہ ہونے کی راہ ہے  
اور ہمیں کسی نہ کسی صورت  
اس تاریکی سے گزرنا ہوگا۔

اے خُدا کے فرزند  
اگر تُو اس وقت تاریکی میں ہے  
تو نہ سمجھ کہ یہ کوئی عجیب بات ہے۔  
تیرے آقا نے بھی تاریکی سے گزر کر  
صلیب پر جنگ کی اور فتح پائی  
لیکن یاد رکھ  
کہ نجات دہندہ کی فتح صلیب پر ہوئی

اور تیری فتح بھی وہیں ہوگی۔  
تُو دُکھ سے گا  
اور تیری فتح  
دُکھ کے اندر ہوگی۔  
تُو موت میں فتح پانے کی اُمید رکھ  
جب تُو سر جھکائے گا  
اور جان سپرد کرے گا  
تب تیرے ہونٹوں پر "تمام ہوا!" ہوگا  
اور تُو اُس جلال میں داخل ہوگا  
جو حاصل کیا گیا ہے۔

پس، اگر تیرے پاس تاریکی ہے  
تو حیران نہ ہو  
بلکہ خوش دلی سے انتظار کر  
جب تک نور آئے۔

اب،  
کیا اِس عبادت گاہ میں ایسے دل موجود ہیں  
جو نور کو پانا چاہتے ہیں؟  
میں شکر گزار ہوں  
کہ تم میں سے بہت سے لوگ  
ہفتہ کی راتوں میں  
انجیل کی سادہ منادی سننے آتے ہو۔  
یقیناً تمہارے دلوں میں مسیح کی تمنا ہے  
کیا تم میں کوئی ایسا نہیں  
جو تاریکی میں ہے  
غمگین اور اُداس؟  
کیا تُو نور چاہتا ہے؟  
تُو اُسے اپنے دل میں جھانک کر نہ پائے گا۔  
نہ کسی ظاہری عمل سے  
نہ کسی رسم یا عبادت سے۔  
ایک غمزدہ گناہگار کے لیے  
واحد نور وہ ہے  
جو مسیح نے صلیب پر روشن کیا۔  
تُجھے اُس کی طرف دیکھنا ہوگا  
اُس پر توکل کرنا ہوگا  
تب ہی تُو نور پائے گا  
اور تیرا غم خوشی میں بدل جائے گا  
تیرا ٹاٹ اُتار کر  
سرخ خلعت پہنایا جائے گا  
اور تیرا دل خوشی سے رقص کرے گا۔

اے گناہ کے متلاشی  
— کہیں اور نہ دیکھ  
صلیب کی طرف دیکھ  
شیطان تجھے دھوکہ نہ دے  
کہ تجھے پہلے کچھ محسوس کرنا ہے  
یا کچھ کرنا ہے۔  
تیرے احساسات اور کام کچھ نہیں۔  
صرف وہی جو مسیح نے محسوس کیا  
اور جو اُس نے کیا

وہی تجھے نجات دے سکتا ہے۔  
 اپنے آپ سے نظر ہٹا  
 اور نجات دہندہ پر نظریں گاڑ۔  
 اپنے ہاتھوں کو ہر اپنے عمل سے جھاڑ ڈال  
 اور دیکھ کہ مسیح نے کیا کیا  
 جب وہ صلیب پر لٹکا ہوا تھا  
 اور اپنی موت کے کرگھے میں  
 دکھ اور رنج کے بُنے سے  
 ایک لباس تیار کر رہا تھا  
 تاکہ ننگے گناہگاروں کو ڈھانک سکے۔

اے تھکے ماندے گناہگار  
 تیرا نور  
 نہ پوپ پرستی کے دھوکے کا چراغ ہے  
 نہ تیرے دل کی تاریکی کی مشعل  
 بلکہ صلیب کا آفتاب ہے۔  
 وہیں دیکھ  
 اور تُو تسلی پائے گا  
 کیونکہ جو مسیح کی طرف دیکھتا ہے  
 اُس کے لیے  
 تاریکی میں سے نور چمکے گا۔

آقا ہم سب کو  
 اس سادہ مگر پُر خلوص کوشش کے وسیلہ سے  
 برکت عطا فرمائے  
 کہ ہم اُس تک پہنچیں  
 اور ہمیشہ کی نجات کو پالیں۔  
 آمین۔

تشریح از خادمِ خُدا سی۔ ایچ۔ سپرجن  
 یسعیاہ 55: 1-4

— یہ رحمتِ الہی کی آواز ہے — لانتہا مہربانی کی پُکار  
 جو انسان کی ذلیل اور گناہ آلودہ حالت سے ہمکلام ہے۔  
 ہم گناہ کے سبب سے ننگے، مفلس اور بدحال ہو گئے  
 لیکن خُدا، ہمیں اپنے حضور سے دھکیلنے کے بجائے  
 رحمت سے لدا ہوا آتا ہے  
 اور یوں فرماتا ہے:

آیت 1

اے سب پیاسوں! پانیوں کی طرف آؤ  
 اور وہ بھی جو بغیر زر ہیں  
 آؤ، خریدو اور کھاؤ؛  
 بلکہ آؤ، مے اور دودھ خریدو  
 بغیر زر اور بغیر قیمت کے۔

دیکھو، خُدا کی محبت کس قدر فیاض ہے  
 دیکھو، خُدا جو جانتا ہے جانوں کی پیاس  
 — وہ اُن کے لیے سب کچھ مہیا کرتا ہے  
 اپنی زندگی کا پانی  
 اور گویا یہ کافی نہ ہو

وہ خوشی کی مے اور تسکین کا دودھ بھی بخشتا ہے  
 اور یہ سب کچھ بلا قیمت پیش کرتا ہے۔  
 لیکن غور کرو  
 — اس میں اُس کا کوئی فائدہ نہیں  
 !فائدہ ہمارا ہے  
 ، کیونکہ وہ فرماتا ہے  
 ، وہ جو زر نہیں رکھتا"  
 ، وہ بھی مے اور دودھ خرید لے  
 "بغیر زر اور بغیر قیمت کے  
 ، اے عزیز، جو کچھ تجھے درکار ہے  
 خُدا دینے کو تیار ہے۔  
 کیا تُو یہ نعمتیں چاہتا ہے؟  
 !تو آ اور خوش آمدید  
 یہ خود خُدا کی دعوت ہے۔

## :آیت 2

کیوں تم اپنا زر اُس چیز کے لیے صرف کرتے ہو  
 جو روٹی نہیں؟  
 اور اپنی محنت اُس کے لیے  
 جو تسکین نہیں بخشتی؟

کیوں تُو اپنی جان کے اطمینان کے لیے اُن جگہوں پر جاتا ہے  
 جہاں تُو کبھی تسکین نہ پائے گا؟  
 کیوں تُو اپنی ابدی فطرت کو  
 فانی چیزوں سے راضی کرنا چاہتا ہے؟  
 زمین کی کوئی چیز  
 تجھے سیراب نہیں کر سکتی۔  
 پس کیوں تُو اپنا زر اور محنت  
 فضول میں ضائع کرتا ہے؟

## :پھر فرمایا

،مُجھے غور سے سنو  
 ، اور وہ چیز کھاؤ جو بھلی ہے  
 اور تمہاری جان موٹائی سے خوش ہو۔

خُدا کے پاس تیری جان کے لیے  
 — حقیقی خوراک ہے  
 ایسی جو تجھے سچا شادمان کرے۔  
 ، وہ تجھے صرف نیکی کے نام سے نہیں  
 ، بلکہ نیکی کی حقیقت سے سیراب کرے گا  
 اگر تُو فقط آ کر حاصل کرے۔  
 — تُو سیر ہوگا  
 — تُو خوش ہوگا  
 اگر تُو آمادہ ہو کر لینے آئے۔

## :آیت 3

، اپنا کان جھکاؤ  
 اور میرے پاس آؤ؛  
 ، سنو  
 اور تمہاری جان جیتی رہے گی۔

پھر کون ہے جو نہ سنے گا؟  
کون ہے جو دھیان نہ دے گا  
اگر اُسے ابدی زندگی مل سکتی ہے؟

پھر فرمایا:  
اور میں تم سے ابدی عہد باندھوں گا  
یعنی داؤد کی پکی رحمتیں۔

— کیا خُدا گناہگار انسانوں سے  
— پیاسے لوگوں سے  
— بھوکوں سے  
— محتاجوں سے  
— مجرموں سے  
عہد باندھے گا؟  
ابن، وہ باندھے گا  
میں تم سے ابدی عہد باندھوں گا"  
"یعنی داؤد کی پکی رحمتیں۔

آیت 4:  
— دیکھ، میں نے اُسے بخشا

،یعنی داؤد کا بیٹا  
— مسیح یسوع  
"میں نے اُسے بخشا۔"

اُسے بخشا کیوں؟  
قوموں کے لیے گواہ ٹھہرایا"  
"قوموں کا پیشوا اور حکم دینے والا۔

اگر تُو چاہتا ہے کہ کوئی تجھے بتائے  
،کہ خُدا کیسا ہے  
تو مسیح یسوع اُس کی ذات کا گواہ ہے۔  
اگر تُو چاہتا ہے کہ کوئی تجھے  
،راستہ دکھائے  
،تجھے سلامتی و خوشی کی طرف لے چلے  
تو مسیح وہ پیشوا ہے۔  
اگر تُو چاہتا ہے کہ کوئی  
،تجھے تاریکی کی قوتوں سے نجات دے  
،شیطان سے لڑنے کے لیے قوت دے  
تو مسیح یسوع وہ سردار لشکر ہے۔

خُدا نے یسوع میں  
وہ سب کچھ رکھا ہے  
،جو مجھے وقت اور ابدیت کے لیے درکار ہے  
اور یہ سب کچھ  
مانگنے اور لینے سے  
میرا ہو سکتا ہے۔

تو کیا ہم نہ مانگیں؟  
کیا ہم نہ پائیں؟



